

قرارداد آزاد کشمیر

1946ء میں تحریک حریت کشمیر کے اہم سنگ میل کے موقع پر قائد ملت چوہدری غلام عباس نے "آزاد کشمیر" کا انقلابی نعرہ بلند کیا۔ 27 جولائی 1946ء کو میر واعظ منزل سرینگر میں قائد ملت چوہدری غلام عباس کی زیر صدارت آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کا ایک خصوصی کنوش کنوش منعقد ہوا۔ جس میں ریاست جموں و کشمیر کے کونے کونے سے تین سو سے زائد مندو بین نے شرکت کی۔ اس تاریخی کنوش میں قرارداد آزاد کشمیر منظور کی گئی۔

قرارداد آزاد کشمیر کا مکمل متن

"ہر گاہ کہ ہندوستان کے نئے آئین کا ڈھانچہ مرتب کرنے کا ڈول ڈالا جا رہا ہے اور برطانوی ہند کے صوبہ جات اور ہندوستانی ریاستوں کو ایک محدود اختیار والی یونین میں مشلک کرنے کیلئے جس آئین ساز اسمبلی کو تشکیل دیا جا رہا ہے۔ اس میں دس کروڑ ریاستی باشندوں کو شہبہ ہے کہ انہیں مطلق العنان ریاستی شہزادگان کے رحم و کرم پر چھوڑا گیا ہے مجلس عاملہ کی رائے میں آئین ساز اسمبلی ریاستی عوام کو بھی اسی طرح اپنے نمائندے خود منتخب کرنے کا حق دیا جائے جیسا کہ برطانوی ہند کے عوام کو حاصل ہے بالخصوص جہاں تک ریاست جموں و کشمیر کا تعلق ہے مسلم کانفرنس مطالبة کرتی ہے کہ ہندوستان کی آئین ساز اسمبلی میں ریاست کشمیر کی طرف سے جو نمائندے بھیجے جائیں وہ لازمی طور پر کشمیر اسمبلی کے منتخب ممبران کی طرف سے انتخاب کردہ ہونے چاہیں۔ اور ان کا تناسب و طریق انتخاب اسی طرح ہونا چاہیے جیسا کہ برطانوی ہند کیلئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ مجلس عاملہ یہ بھی مطالبة کرتی ہے کہ مستقبل قریب میں جب ریاستوں کا ہندوستانی گروپوں میں شامل ہونا مقصود ہو تو کسی بھی گروپ (پاکستان، ہندوستان) کا دوسری بدلوں چلنام ممکن نہیں اور مجوزہ آئین ساز اسمبلی جو ہندوستان کے مختلف اجزاء کیلئے آئین مرتب کرے گی اس کا انحصار آزاد اور جمہوری اصولوں پر ہوگا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ریاست جموں و کشمیر جو آبادی اور وسعت کے لحاظ سے صوبہ سرحد سے بڑی اور سندھ کے برابر ہے کا آئین بھی ان ہی اصولوں پر مرتب ہونا چاہیے۔ بناء بریض ضروری ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے مطلق العنان اور غیر ذمہ دارانہ نظام حکومت کو فی الفور ختم کر دیا جائے اور عوام کو اپنی پسند کا آئین حکومت بنانے کا پورا پورا اختیار دیا جائے جو اپنے مخصوص حالات کے مطابق آزاد کشمیر کیلئے جس طرز کا آئین حکومت چاہیں مرتب کریں۔ اس کام کو سرانجام دینے کی خاطر جموں و کشمیر کشمیر کیلئے ایک آئین ساز اسمبلی کا قیام از بس ضروری ہے۔ مجلس عاملہ مہاراجہ کشمیر سے مطالبة کرتی ہے کہ اس مقصد کے حصول کیلئے موجودہ وقت فرسودہ اسمبلی کو توڑ کر اس کی گاہ فی الفور مطلوبہ اسمبلی کا قیام عمل میں لاایا جائے جو وسیع حق رائے دہندگی کے ساتھ تمام تر رائے دہندگان پر مشتمل ہو اور جس میں ہر قوم اور فرقہ کو تناسب آبادی کے لحاظ سے جدا گانہ حق نیابت کے ذریعے حق نمائندگی حاصل ہو اور اسی اسمبلی کو ریاست جموں و کشمیر کیلئے اپنی مرضی کا آئین حکومت بنانے کا اختیار سونپا جائے مجلس عاملہ کو تو قع ہے کہ مہاراجہ کشمیر کے بد لے ہوئے حالات، سارے ہندوستان

کے مفاد اور اہل ریاست کشمیر کی بہتری کے پیش نظر عوام کو اپنی تقدیر کا خود فیصلہ کرنے کے جائز حق کو تسلیم کر لیں گے۔ مجلس عامہ واضح طور پر اعلان کرتی ہے کہ اگر مندرجہ بالامطالبات کے بر عکس حکومت کشمیر نے کوئی اور راہ اختیار کی تو مسلم کانفرنس اس کو قبول نہیں کرے گی بلکہ ریاست کے مسلم عوام مسلم کانفرنس کی قیادت میں پوری طاقت کے ساتھ آزاد کشمیر کیلئے جدوجہد کر لیں گے۔"

(بیش احمد قریشی، فائدہ کشمیر صفحات 48-51)